

49041-چوپایوں میں اس وقت زکاة ہوگی جب وہ سارا یا سال کا اکثر حصہ چرتے رہے ہوں

سوال

میرے پاس اونٹ اور بکریاں ہیں سال کا کچھ حصہ تو وہ چرتے ہیں، اور سال کا کچھ حصہ میں خود انہیں چارہ ڈالتا ہوں، تو کیا ان میں زکاة ہے یا نہیں؟

پسندیدہ جواب

سوال نمبر (40156) کے جواب میں بیان ہو چکا ہے کہ چوپایوں میں زکاة اس وقت واجب ہوتی ہے جب وہ چرنے والے ہوں، اور چرنے کا معنی یہ ہے کہ وہ سارا سال یا سال کا اکثر حصہ چرتے ہوں، لیکن اگر انہیں نصف برس یا اس کا اکثر حصہ چارہ ڈالا جاتا ہو تو ان میں زکاة نہیں ہوگی۔

ابن قدامہ رحمہ اللہ "المغنی" میں رقمطراز ہیں :

ہمارے امام (یعنی امام احمد) اور امام ابو حنیفہ رحمہما اللہ کا مذہب یہ ہے کہ اگر وہ سال کے اکثر حصہ میں چرتے ہوں تو اس میں زکاة ہوگی۔

اور امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

اگر وہ سارا سال نہ چرتے ہوں تو اس میں زکاة نہیں، کیونکہ زکاة کے لیے چرنا شرط ہے، لہذا اسے سارا سال معتبر ہوگا، اور ہماری دلیل چوپایوں میں زکاة کے وجوب والے عمومی دلائل ہیں، اور تھوڑا سا چارہ ڈالنے سے چرنے کا نام زائل نہیں ہوتا، لہذا اسے حدیث میں داخل ہونے سے منع نہیں کرتا، اور اس لیے بھی کہ تھوڑی سی مدت کے لیے چارہ ڈالنے سے بچا نہیں جاسکتا، اور اسے سارے سال میں معتبر سمجھنے سے بالکل ہی زکاة ساقط ہو جاتی ہے۔ اھ مختصراً۔

"کیونکہ چوپایوں کے مالکوں کو بعض اوقات لازماً چارہ ڈالنا پڑتا ہے، اور وہ اس پر مجبور ہوتے ہیں، مثلاً سردی اور برباری کے موسم میں "اھ

ماخوذ از: الموسوعة الفقهية (250/23)۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے دریافت کیا گیا :

ایک شخص کے پاس اونٹ ہیں، وہ چرانے کے ایام میں ان کے لیے چراگاہ خریدتا ہے، تو کیا ان میں زکاة ہے؟

شیخ الاسلام رحمہ اللہ تعالیٰ کا جواب تھا :

"اگر تو سال کا اکثر حصہ چرنے پر بسر ہوتا ہے، مثلاً وہ تین یا چار ماہ ان کے لیے چارہ خریدتا ہے، تو وہ اس کی زکاة ادا کرے گا، علماء کرام کے اقوال میں سے مشہور قول یہی ہے "اھ

دیکھیں : مجموع الفتاوی (48/25)۔

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالیٰ سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا :

ایک شخص کے پاس سواونٹ ہیں، لیکن وہ سال کا اکثر حصہ انہیں چارہ ڈالتا ہے، تو کیا اس میں زکاة ہوگی؟

شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کا جواب تھا:

"جب چوپائے اونٹ یا گائے اور بکریاں وغیرہ سارا سال یا سال کا اکثر حصہ چرنے والوں میں سے نہ ہوں تو اس میں زکاة واجب نہیں ہوتی، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں زکاة واجب ہونے میں یہ شرط رکھی ہے کہ وہ چرنے والے ہوں۔

لہذا اگر مالک سال کا اکثر یا نصف حصہ انہیں چارہ ڈالتا ہے تو اس میں زکاة نہیں، لیکن اگر وہ تجارت کے لیے ہوں تو پھر اس میں تجارت کی زکاة ہوگی، اور اس طرح یہ تجارتی سامان میں شامل ہونگے، جس طرح فروخت کرنے کے لیے اراضی اور گاڑیاں وغیرہ ہوتی ہیں، جب ان میں سے موجود جانوروں کی قیمت سونے یا چاندی کے نصاب کو پہنچ جائے تو اس میں زکاة ہوگی" اھ

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ "فتاویٰ الزکاة" میں لکھتے ہیں:

"جن مواشیوں کو پورا نصف سال چارہ ڈالا جاتا ہے، ان میں زکاة نہیں ہے کیونکہ مواشی کی زکاة اس وقت واجب ہوتی ہے جب وہ چرنے والے ہوں، اور چرنے والے وہ ہیں جو سارا سال یا سال کا اکثر حصہ قدرتی نباتات کھا کر بسر کریں، لیکن وہ مواشی جنہیں سال کا کچھ حصہ یا نصف برس چارہ ڈالا جاتا ہو ان میں زکاة نہیں۔

لیکن اگر یہ مواشی تجارت کے لیے ہوں تو ان کا حکم تجارتی سامان کا ہوگا، اور اگر یہ ایسے ہوں تو ہر سال ان کی قیمت کا اندازہ لگا کر اس قیمت میں سے دس کا چوتھائی حصہ یعنی اڑھائی فیصد زکاة نکالی جائے گی" اھ

دیکھیں: فتاویٰ الزکاة (49)۔

اور "الشرح الممتع" میں لکھتے ہیں:

"جب انسان کے پاس اونٹ ہوں جو کہ پانچ ماہ چرتے ہوں، اور انہیں سات ماہ مالک خود چارہ ڈالتا ہو تو ان میں زکاة نہیں ہے۔

اور اگر چھ ماہ چریں اور انہیں چھ ماہ چارہ ڈالا جائے تو اس میں زکاة نہیں ہے۔

اور اگر وہ سارا برس چرتے ہوں تو ان میں زکاة ہوگی۔

اور اگر سات ماہ چرتے ہوں اور انہیں پانچ ماہ چارہ ڈالا جائے تو ان میں زکاة ہوگی" اھ

دیکھیں: الشرح الممتع (32/6)۔

اور مستقل فتویٰ کمیٹی کے فتاویٰ جات میں ہے:

"چرنے والی بکریوں میں زکاة واجب ہوتی ہے... جب وہ سارا سال یا سال کا اکثر حصہ چرتی ہوں" اھ مختصراً

دیکھیں: فتاویٰ الجلیۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (214/9)۔

واللہ اعلم.